۳۰ جنوری ۱۸۵۹ء کو انہیں گرفتار کر لیا اور لکھنؤ لائے، ۲۲ فروری کو مقدمہ پیش ہُوا۔ ۲۸ فروری کو فردِ جرم عائد کر دی گئی کہ:

" وہ ۱۸۵۷ء اور ۱۸۵۸ء کے دوران بغاوت کا سرغنہ رہا اور دہلی اور اودھ اور دوسرے مقامات پر اس نے لوگوں کو بغاوت اور (فرنگیوں کے) قتل کی ترغیب دی۔ "

" اس نے بوندی کے مقام پر مئی ۱۸۵۸ء میں باغی سرغنے ممو خاں (وزیر حضرت محل) کی مجلس مشاورت میں نمایاں حصّہ لیا۔ "

۴ مارچ ۱۸۵۹ء کو حبس دوام بعبور دریائے شور اور تمام جائداد و دیوان خانہ، محل سرا، کئی دیہات اور کتب خانہ کے ضبط کیے جانے کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ مئی ۱۸۵۹ء میں کلکتے لے جائے گئے اور وہاں سے ۸ اکتوبر کو انڈمان لے جائے گئے جہاں ایک سال اور گیارہ مہینے تک محبوس اور طرح طرح کی تکالیف اور شدائد میں مبتلا رہ کر اس امام معقول نے ۲۰ اگست ۱۸۶۱ء میں وصال فرمایا۔

مزار مبارک جزیرہ روس (ROSS) کے قریب ایک بستی نمک بھٹہ (ساؤتھ پائنٹ) میں ہے۔ علامہ کے برابر مولوی لیاقت علی الہ آبادی کا مزار ہے۔

اسلام
میں
عورت کا مقام
ڈاکٹر اسرار احمد
کا مدلل و مفصل خطاب
کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے
عورت اقبال کے کلام میں

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

اپنی تالیف وحدتِ اُمّت میں اگر

○ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رح اور مولانا سیّد انور شاہ کاشمیری

کے دو ایمان افروز اور سبق آموز واقعات کے سوا اور کچھ نہ لکھتے

تب بھی یہ کتاب موتیوں میں تُلنے کی مستحق ہوتی

وقت کے اہم ترین موضوع پر اس بہترین اور مفید ترین کتاب کو

اب مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے شایانِ شان طور پر شائع کیا ہے

بڑے سائز کے ۵۲ صفحات ○ عمدہ دبیز کاغذ ○ دیدہ زیب کور

ہدیہ: ۴ روپے ○ علاوہ محصول ڈاک

ڈاکٹر اسرار احمد

نے اپنی دوسری دینی اور علمی خدمات کیساتھ ساتھ شادی بیاہ کی تقریبات کے ضمن میں

ایک اصلاحی تحریک

بھی برپا کی اور خطبۂ نکاح کو محض ایک رسم

کی بجائے واقعی تذکیر و نصیحت اور معاشرتی زندگی سے متعلق اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کا ذریعہ بنایا

اس موضوع پر ڈاکٹر صاحب کی ایک اہم تحریر اور ایک خطبۂ نکاح دونوں یکجا کتابی صورت میں شائع ہو گئے ہیں

بڑے سائز کے ۴۸ صفحات ○ عمدہ دبیز کاغذ ○ دیدہ زیب کور

ہدیہ: ۴ روپے —— محصول ڈاک علاوہ

ان دونوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اہم قومی، ملی اور دینی فریضہ ہے

حضرت عبداللہ بن مُبارکؒ
تفقہ فی الحدیث وآثار الصحابہ

نصرت علی اشیبں

آپ نے حدیث رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اس شدت سے رکھا کہ آپ حدیث کے ناطے سے ہی پہنچانے جانے لگے۔ یہ تعلق دو وجہ سے تھا۔ ایک یہ کہ قرآن کی معرفت حدیث سے حاصل ہو سکتی تھی۔ دوم یہ کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کی آراء میں سے وہی کچھ قبول کیا جا سکتا ہے جو حدیث کی تشریح کرے۔ اس طرح حدیث ہی تمام علم وحکمت کا خزانہ تھی۔ جس کی وجہ سے آپ کو والہانہ عقیدت ہوگئی ابو اسامہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرا گزر ہوا تو حضرت عبداللہ بن مبارک طرسوس میں درس حدیث دے رہے تھے۔ میں نے کہا۔ اے ابوعبدالرحمٰن! حدیث کو ابواب اور تصانیف کے رنگ میں پڑھانے کو اسلاف نے کسی طور سے پسند نہیں کیا۔ جسے آپ نے اختیار کر رکھا ہے۔ ہم نے اپنے اساتذہ کو بھی ایسے کرتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں بس حدیث نہیں پڑھاؤں گا۔ تھوڑے دنوں کے بعد جب پھر گزرا تو آپ پھر لوگوں کے حلقہ میں بیٹھے درس حدیث دے رہے تھے۔ میں نے سلام کیا، تو کہنے لگے۔ ابو اسامہ (معذرت کے ساتھ) حدیث کی لذت (مجھے باز نہیں رہنے دیتی۔) [۱]

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صرف حدیث کی روایت ہی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اسے مختلف موضوعات کے ابواب کی صورت میں جمع کرکے اس کی تشریح وتوضیح کے ساتھ تصنیف کراتے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کا ہجوم گھیرے رکھتا۔

---

[۱] ابونعیم اصفہانی: حلیۃ الاولیاء: ۸: ۱۶۵   [۲] حافظ ابن الحاکم: کتاب معرفۃ علوم الحدیث: ۶۷

ایک آپ کا اپنا شوق اور دوسرا لوگوں کا اصرار اور دباؤ آپ کو حدیث کے درس پر مجبور کر دیتا۔ آپ کی فکر عمیق سے بھری اور نکتہ رس فصیح و بلیغ خطابت نے آپ کو منارۂ علم بنا دیا تھا۔ حدیث کے معانی و مطالب بڑی وضاحت سے بیان کرتے اور ضروری مسائل پر تشفی جواب دیتے۔

آپ کے ایک ساتھی حبان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے کہا کہ حضرت عائشہ کا وہ قول جو انہوں نے آسمان سے برأت نازل ہونے کے بعد حضورؐ سے کہا کہ تعریف اللہ کے لئے ہے آپ کی نہیں۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ نے حمد اسی کی کی ہے جو اس کا سزاوار ہے۔ [۱]

ابن حاکم نے اسی کے ساتھ ایک اور قول نقل کیا ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "کلابس ثوبی زور" کا مطلب کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو وہ کچھ پہنے جو اس کے لئے نہیں ہے [۱]

حسن بن ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ حدیث "طلبُ العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ" کا دائرہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد وہ نہیں جو اس کو حاصل کرتے ہیں۔ لیکن یہ فرضیت اس وقت ہے جب کسی پر کوئی دین کا مسئلہ آ پڑے یا اس سے پوچھا جانے والا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کا ضروری علم حاصل کرے [۲]

ابن عمر روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "یدنی المومن ربہ یوم القیامۃ حتی یضع علی کنفہ" آپ یعنی حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کنف سے مراد خدا کی رحمت کا سایہ ہے جو ڈھانپ لے گا۔ [۳]

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حدیث پر پوری دسترس حاصل تھی۔ جہاں آپ حفظ حدیث میں ثقہ تھے وہاں علم حدیث کے جملہ معارف کے سلسلہ میں

---

[۱] ابن الحاکم : کتاب معرفۃ الحدیث : ۶۷
[۲] " " : جامع بیان العلم والفضلہ : ۱ : ۱۰
[۳] " " : لسان العرب : مادہ کنف

لوگوں کی توجہ کا مرکز تھے - اور آپ یہ سمجھتے تھے کہ جملہ معارف اسی ذخیرۂ حدیث یا آثارِ صحابہ میں مدفون ہیں - چنانچہ آپ جب دن بھر گھر بیٹھ کر کتابوں کا مطالعہ کرتے رہتے سوائے اوقاتِ نماز کے کسی کو کہیں نظر نہ آتے تو لوگوں نے اس پوشیدگی پر استفسار کیا - تو آپ نے فرمایا کہ میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی مجالس سے مستفید ہوتا ہوں یعنی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے آثار پر مبنی کتب کا مطالعہ کرتا ہوں اور ان سے مسائل کا ادراک اور فہم حاصل کرتا ہوں - اسی طرح جب آپ سے پوچھا گیا کہ ہم استفادہ کہاں سے کریں تو آپ نے فرمایا ہماری کتابوں سے یعنی احادیث و آثار کے ساتھ ساتھ ہمارے ماخوذ اور مستنبط نتائج سے جو ہم نے اپنی کتابوں میں دے دیتے ہیں - اور یہ آپ کی فقاہت حدیث کی دلیل ہے۔[1]

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ بحیثیت مؤرخ:

حضرت عبداللہ بن مبارک نے علم کی جستجو اور تجارت کے سلسلہ میں طویل سفر کئے - کئی علماء، فضلا، صوفیاء، ادباء، شعراء اور امراء کے ساتھ ساتھ عوام کے ہر طبقہ کے احباب سے ملے - کئی تاریخی شہادتوں کا عینی مشاہدہ کیا - اور کئی ایسے نامور اور سربرآوردہ لوگوں سے ملے جو تاریخ کے کسی باب میں اہم حیثیت کے حامل تھے - آپ ایک صادق، حق گو اور حق شناس فرد تھے - جس نے واقعات کا تنقیدی، تحقیقی اور تجزیاتی سطح پر مطالعہ کیا - اور اس کے بعد ان یادداشتوں پر مشتمل تاریخ لکھی - جس کا تذکرہ اکثر تذکرہ نگاروں نے کیا ہے - امام ابن ناصر الدین فرماتے ہیں :-[2]

"الحافظ شیخ الاسلام واحد الائمہ الانام ذوالتصانیف النافعہ والرحلۃ اُلعل سبعہ"

یعنی آپ حافظ شیخ الاسلام اور لوگوں کے ائمہ میں سے ایک نامور امام ہیں جن کی گراں قدر تصانیف ہیں اور جنہوں نے طویل مسافتیں کیں -

---

[1] ابونعیم اصبانی : حلیۃ الاولیاء : ۸ : ۱۶۵
[2] ابن العماد : شذرات الذھب : ۱ : ۲۹۶